امدادُ المشتاق
الیٰ
اشرف الاخلاق

تصنیف وتالیف

حکیمُ الاُمت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امدادُ اللہ صاحب مہاجر مکیؒ

اسلامی کُتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

فون: 7223506-7230718

نام کتاب	....	امداد المشتاق
تصنیف وتالیف	....	مولانا اشرف علی تھانویؒ
ناشر	....	اسلامی کتب خانہ
طابع	....	شکیل ممتاز
مطبع	....	لعل ستار پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	....	فراز کمپوزنگ سنٹر لاہور

کمپوزنگ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... امداد المشتاق

تصنیف وتالیف .... مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر .... اسلامی کتب خانہ

طابع .... شکیل ممتاز

مطبع .... لعل سٹار پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ .... فراز کمپوزنگ سنٹر لاہور

رنج وراحت شد چو شد مطلب بزرگ — گرد گلہ توتیائے چشم گرگ

اور جو لوگ طالب صادق ہیں ان شدائد کو حصول مطلب کے مقابلہ میں کچھ نہیں گنتے۔ متاع جان جاناں جان دینے پر بھی سستی ہے۔

(۱۴۱) فرمایا کہ حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب نے مجھ کو چار چیزیں تلقین فرمائیں (۱) طلب رزق حلال (۲) تمام عالم سے اپنے کو بدتر سمجھنا (۳) مراقبہ احسان (۴) ترک اختلاط غیر جنس

(۱۴۲) فرمایا کچھ موجود نہیں ہے سب فنا ہے جس چیز کے اوّل وآخر فنا ہے اُس کی حالت متوسط کا کیا اعتبار الوجود بين العدمين عدم كالطهر بين الدمين دم

(حاشیہ) قولہ کچھ موجود نہیں ہے اقول یعنی موجود معتد بہ بقرینہ مابعد ۱۲

(۱۴۳) فرمایا کہ حضرت سید حسن دہلوی کے ملقب بہ رسول نما ہیں دو ہزار روپیہ لیکر زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرتے تھے یہ تدبیر واسطے مجاہدہ و تزکیہ نفس کے تھی جب محبت مال کی قلب میں نہ رہی پس مجاہدہ نفس حاصل ہوا اور قابلیت زیارت حضور پر نور پیدا ہو گئی میں اُن کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں

(حاشیہ) قولہ دو ہزار روپیہ اقول یا ایک ہزار کچھ شک سا ہے ۱۲

(۱۴۴) فرمایا فدا حسین رسول شاہی نام جو شخص دہلی میں تھا صاحب باطن تھا شاہ عبدالعزیز صاحب نے کسی کو مناظرہ کے لئے نہیں بھیجا جو مشہور ہے غلط ہے (حاشیہ) قولہ صاحب باطن تھا اقول یہاں باطن سے مراد ریاضت ومجاہدہ سے جو کشف وتصرف حاصل ہو جاتا ہے خواہ مقبول نہ ہو کیونکہ قبول بدون اتباع شریعت حاصل نہیں ہوتا ۱۲ قولہ جو مشہور ہے غلط ہے اقول حضرت کو یہ روایت کسی غیر ثقہ سے پہنچی ہوگی اور اجتہاداً اس کو حضرت شاہ صاحبؒ کے طرز کے خلاف سمجھا ہوگا ۱۲

(۱۴۵) فرمایا کہ مجذوب جو کچھ مشاہدہ کرتے ہیں زبان سے کہہ ڈالتے ہیں اور سالک زبان کو روکے رہتے ہیں لیکن لازم ہے کہ بزرگوں کے حضور میں دل کو خطرات

وخیالات ناہموار سے پاک رکھیں اپنے دل پر مراقب رہیں مبادا اثر دل مکدر قلب اہل باطن پر پڑے اور کچھ اس کی زبان پر آ جاوے تو شرمندگی ہو اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔

پیش اہل دل نگہدارید دل — تا نباشید از گمان بد خجل

(حاشیہ) قولہ دل کو خطرات وخیالات ناہموار سے پاک رکھیں اقول اور اُن کے ان پر نہ لانے سے یوں نہ سمجھیں کہ اُن کو ادراک نہیں ہوا ممکن ہے ادراک ہو جاوے اور ممکن ہے کہ کبھی زبان پر بھی لے آویں ۱۲

(۱۴۶) فرمایا کہ جب عرفان حاصل ہو جاتا ہے تمام اعتراض جاتے رہتے ہیں

(حاشیہ) قولہ تمام اعتراض جاتے رہتے ہیں اقول موثر حقیقی کے مشاہدہ سے سب کو مثل مضطر کے دیکھتا ہے اور محقق کو کالمضطر نہ دیکھے مگر اس کا انکار اعتراضاً نہیں ہوتا اصلاً ہوتا ہے ۱۲

(۱۴۷) فرمایا زمان ظہور مہدی بہت سخت وخوفناک ہے اکثر لوگ مخالف ہوں گے وہ خود امام مستقل ہوں گے تقلید حنفی وشافعی کی اس وقت نہ رہے گی اکثر علماء اسی وجہ سے مخالفت کریں گے اللہ تعالیٰ اُس وقت ایمان سلامت رکھے برحمة و بحرمة نبيه المصطفى ﷺ

(۱۴۸) فرمایا کہ اس زمانہ کے بعض نقشبندیہ اپنے کو تمام خاندانوں سے افضل سمجھتے ہیں اور پابندی شریعت کو دلیل لاتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے کیونکہ کوئی بزرگ ایسا نہیں ہے کہ مخالف شریعت کا ہو اور اُس کو کوئی لطف عرفان کا حاصل ہوا ہو۔

(۱۴۹) فرمایا انوار کی چار قسمیں ہیں انوار ذاتی۔ انوار صفاتی۔ انوار آثاری۔ انوار افعالی اور انوار لطائف انوار صفاتی کی قسم سے ہیں (حاشیہ) قولہ انوار لطائف اقول مراد وہ انوار ہیں جن کا ادراک لطائف سے ہوتا ہے نہ وہ جن سے خود لطائف متصف ہیں ۱۲۔

چاہیے کہ دم حقیقت کا بھر کر شریعت کے خلاف کریں پیر کو مرید کا مقام معلوم تھا کہ اس کی نماز وقت پر ضرور ہو جائے گی تو واقع میں ترک نماز کو جائز نہیں رکھا ۱۲

(۱۵۷) فرمایا کہ مولانا فخر الدین شاہ ولی اللہ وخواجہ میر درد و مرزا مظہر جانجاناں رحمہم اللہ تعالیٰ کی کسی شخص نے ضیافت کی اور اپنے گھر بیٹھا کر خود غائب ہو گیا اور بہت دیر کے بعد یہاں تک کہ وقت نماز کا آ گیا آ کر دو پیسے سب کے ہاتھ پر رکھ دیئے مولانا صاحب پر چونکہ اخلاق رحمت وانکسار غالب تھا آپ نے اس کی تعظیم اور پیسوں کو سر و چشم سے لگا کر قبول کیا اور مرزا صاحب چونکہ بہت نازک طبیعت ولطیف مزاج تھے (یہاں تک کہ زمانہ بچپن میں بدصورت دایہ کی گود میں نہ جاتے تھے) کہنے لگے کہ میاں اگر یہی ارادہ تھا تو خواہ مخواہ اتنی دیر کی اور دوسرے حضرات نے کچھ نہیں کہا۔

(۱۵۸) فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت مرزا صاحب سے شکایت سماع خواجہ میر دردؒ کی کی۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی آنکھوں کا مریض ہوتا ہے اور کوئی کانوں کا اُنکو کانوں کا مرض ہے اور مجھ کو آنکھوں کا کہ حسن پرست ہوں (حاشیہ) قولہ اور مجھ کو آنکھوں کا کہ حسن پرست ہوں اقول یہ مقتضی لطافت طبع کا تھا جیسا کہ دایہ کے قصہ سے معلوم ہوتا ہے نہ کہ خواہش نفسانی جو کہ اس وقت بلائے عام ہے نعوذ باللہ ۱۲

(۱۵۹) فرمایا کہ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ نیک لوگ مکہ سے چلے جاویں گے۔ یہ وہی زمانہ ہے اس زمانہ میں پورا دین نہ مکہ میں ہے نہ مدینہ میں اس زمانہ میں دیندار وہ ہے جو پہاڑ پر جا کر مصروف ذکر الٰہی ہو ایک وہ زمانہ تھا کہ اہل مکہ بیع و اشرا میں ایک کلام کہتے تھے اگر کوئی کچھ کمی وبیشی کہتا تھا تو دوکاندار تعجب سے اس کو دیکھ کر کہہ دیتا تھا حاجی رح (چلے جاؤ) اور اب ہندیوں کے اختلاط کی وجہ سے دروغ وفریب چل گیا ہے (وائے قسمت! ہندیو اب بھی جاگو۔ بھو تمہارا کیا حال ہے اور کیسے الزام کے ملزم بنے ہو افسوس) اور مظالم حکام و کج خلقی م اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ہر شے میں تشدد بڑھ گیا ہے ایک وقت کرایہ مدینہ طیبہ صرو ، پانچ چھ

ریال تھا اور اب نوبت چالیس تک پہنچ گئی ہے اور اگلے وقتیں کوئی حرم مدینہ میں دھیمی آواز سے بھی بات نہیں کرتا تھا اگر کوئی بولنا چاہتا تھا نسف حیات النبی کہہ کر خاموش کر دیتے تھے اور سارے شہر میں نزاع وفساد اور زور سے بولنا معدوم تھا اتنا ادب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور اب بالکل حالت بدل گئی ہے تاہم اُن کے اخلاق باوجود تغیر وکمی کے اور ہیں اور اہل مکہ کے اور وہ (اہل مدینہ) نور اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہیں اور یہاں (مکہ مکرمہ میں) ظہور صفات جلالیہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(۱۶۰) ایک شخص آیا اور بہ آواز بلند رونے لگا اور کیفیت علالت اپنی زوجہ کی بیان کرنے لگا فرمایا بھلا یہ کون سا موقع رونے کا روح قفس سے رہا ہوتی ہے اور وطن اصلی کو جاتی ہے یہ امر قابل مسرت ہے نہ لائق رنج کہا اس سے مجھ کو آرام تھا فرمایا جب وہ نہ تھی تب تیرا کام کیسے ہوتا تھا کہا پہلے سے میرے پاس ہے ہنس کر فرمایا کیا اُس کو ساتھ لائے ہو؟ جب شکایت شروع کی فرمایا شکایت اس مقام کی بھلا نہیں معلوم ہوتی عرض کیا کہ میرا ارادہ مدینہ طیبہ کا تھا فلاں شخص کفیل زاد و سامان کا ہوا ہے اور وعدہ کیا ہے فرمایا یہ شرک کی باتیں مت کرو خاموش رہو (حاشیہ) قولہ کیا اُس کو ساتھ لائے ہو اقول یعنی ماں کے پیٹ سے ۱۲

(۱۶۱) فرمایا کہ میں نے وقت تہجد کے ایک شخص قوی ہیکل زشت رو کو دیکھا کہ داہنی طرف آ کر مجھ پر حملہ کرنا چاہا ناگاہ دو آدمی آئے اور اُس کو پکڑے گئے اُس کے بعد دیکھا کہ دو آدمی اور بائیں طرف سے مجھ کو ایذا پہنچانا چاہتے ہیں میں نے اُن جھڑک دیا وہ غائب ہو گئے ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور کے دشمن ذلیل ہوں گے فرمایا نفس و شیطان یہی دشمن ہیں شاید یہی آئے ہوں اور اگر کوئی بلاوجہ میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا خود اُس پر اُلٹ پڑے گا۔

(۱۶۲) فرمایا کہ مرتبہ اولیٰ رجاء وخوف ہے بعدہ قبض وبسط و بعدہ ہیبت وانس۔

پھر دل میں اس کے ضرب لگائی جاوے یہ تینوں درود واسطے دفع فقر و فاقہ کے کافی و شافی ہیں اگر تمام کیئے جاویں تو بہتر فضل ہے ورنہ ایک ایک بھی کفایت کرتا ہے مگر دوام شرط ہے اور تیسرا ورد الخصوص مفید ہے۔ فرمایا کہ مکہ معظمہ میں ایک شیخ الائمہ سید الجمل نام تھے ان کا خرچ بہت تھا اور آمدنی کم مجھے شکایت کی میں نے کچھ ورد بتا دیا میرے بہت شکر گذار ہوئے اور چند قصائد میری شان میں بزبان عربی کہے ہیں (راوی) نے عرض کیا کہ یہی وظآ ئف تھے یا اور فرمایا یہ بھی تھے اور دوسرے بھی۔

(۳۴۸) فرمایا کہ اکثر عرب لوگ میری طرف رجوع ہوئے عبدالرحمٰن سراج وغیرہ مرید بھی ہوئے مگر میں نے اس میں اپنا نقصان دیکھ کر خود منع کر دیا۔

(۳۴۹) امام مہدی آخر الزمان کا ذکر تھا فرمایا کہ اکثر لوگ مہدویت کا دعوی کرتے ہیں اور پہلے زمانہ میں بھی کیا ہے بعض لوگ تو بالکل جھوٹے ہوتے ہیں اور بعض مجبور و معذور ہوتے ہیں سیر اسماء۔ میں یہ غلطی واقع ہوتی ہے خاندان چشتیہ میں سیر اسماء سے ممانعت کی جاتی ہے بلکہ شیخ کا کام اپنے مرید کو سیر اسماء سے نکال دیتا ہے اس خاندان میں صرف تین سیریں ہیں سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ اور دوسرے خاندان میں سیر اسماء کے مراقبے تعلیم کئے جاتے ہیں سیر اسم ہادی میں اکثر یہ غلطی واقع ہوتی ہے چونکہ سالک پر سیر اسم ہادی میں تجلیات اسم ہادی کی واقع ہوتی ہیں۔ سالک اپنے آپ کو گمان کرتا ہے کہ مہدی آخر الزمان میں ہی ہوں۔ فرمایا کہ ظہور امام مہدی آخر الزمان کے ہم سب لوگ شائق ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے اول اول ان کی بیعت اہل باطن اور ابدال شام بقدر تین سو تیرہ اشخاص کے کریں گے اور اکثر لوگ منکر ہو جائیں گے اللہ سے ہر وقت یہ دعا مانگنا چاہیے **ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنامن لدنک رحمۃً انک انت الوهاب** فرمایا کہ ایک شامی جن کا نام غالباً سید احمد تھا یہاں مکہ مکرمہ میں بہ انتظار امام مہدی آخر الزماں کہ ان کے مرشد نے ان کو قرب زمانہ امام مہدی کی خبر دی تھی مقیم تھے اور اب ان کے پیر بھائی سید محمد اسی

غرض سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں اور مجھ سے اکثر اوقات ملتے ہیں اور امام مہدی کے ظہور کے آثار و اخبار سناتے ہیں۔ سید احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ رسولمقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں **انصرنی انصرک** اور مجھ سے کنارہ کرتے ہیں کہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ہندی کے پاس ایک تلوار ہندی ہے تم ان سے تلوار ہندی لیکر امام مہدی علیہ السلام کے معین و ناصر بنو جب انہوں نے یہ خواب بیان کیا میرے پاس دو عمدہ تلواریں تھیں حاجی عبدالحق کہ ہمارے عزیزوں سے تھے اور انگریزی سرکار میں ان کو بڑا اعزاز و اکرام تھا ان کے پاس عمدہ عمدہ تلواریں تھیں انہوں نے دو یا ایک تلوار عمدہ ہم کو ہدیۃً دی تھی میں نے بموجب خواب سید احمد کے بذریعہ مولوی منور علی صاحب تلوار دینا چاہا۔ بلکہ مولوی صاحب میرے پاس سے وہ تلوار اپنے حجرے میں سید احمد صاحب کو دینے کے لیے لے گئے مگر چونکہ اس زمانہ میں کچھ شور و شر ہو گیا تھا اور وہی باعث سید احمد صاحب شامی کے خروج کا ہوا لہذا وہ "تلوار ان کو نہیں دی گئی۔ فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں بہت سے بزرگ ہیں کہ ان کو دعوی ہے کہ ہم مہدی آخر الزماں ہوں گے اور بعض ظہور امام کے منتظر ہیں منجملہ منتظرین کے سید علی بغدادی ہیں وہ اکثر ہمارے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں ان کی کشف و کرامت اہل مکہ میں مشہور ہے ان کے حساب سے امام مہدی کے ظہور میں ایک یا دو سال باقی ہیں انہوں نے امام مہدی کو رکن یمانی کے پاس نماز پڑھتے بھی دیکھا ہے اور ان سے مصافحہ بھی کیا ہے اس وقت امام صاحب کی عمر قریب چالیس سال کے معلوم ہوتی تھی۔ سید علی صاحب کہتے ہیں کہ میں بموجب ارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ انتظار امام مہدی علیہ السلام مقیم ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

(۳۵۰) اثنائے درس مثنوی معنوی میں فرمایا کہ علمائے ظاہر **وان من شئی الایسبح بحمده ولا کن لا تفقهون تسبيحهم** کی شرح میں فرماتے ہیں کہ